مجدد مائۃ حاضرہ و سابقہ

امامِ اہلسنت امام احمد رضا خان قادری

کے نعتیہ دیوان

"حدائق بخشش"

کے حصہ ۳ کے متعلق اشکالات، اعتراضات اور

قیاس آرائیوں کا تاریخی جواب

مع

علماءِ اہلسنت کے فتاویٰ جات
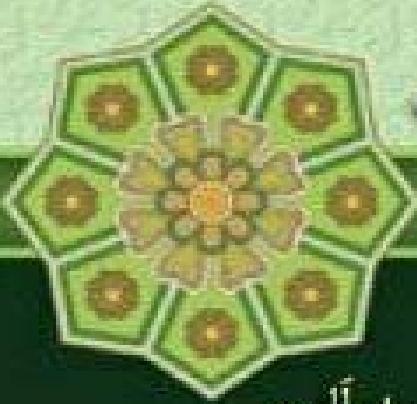
mohsin_qadri88@hotmail.com

محسن رضا قادری عطاری

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

امام احمد رضا بریلوی اور حدائق بخشش حصہ سوم

خلیل احمد رانا

امام احمد رضا بریلوی علیہ الرحمہ پر ایک الزام یہ بھی لگایا جاتا ہے کہ انہوں نے عشق رسول کا لبادہ اوڑھ کر ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی شان میں گستاخانہ اور فحش اشعار کہے۔

اللھم سبحنک ھذا بھتان عظیم ،لا تزر وازرۃ وزر اُخریٰ، دوسرے کی غلطی ترتیب کی ذمہ داری امام احمد رضا علیہ الرحمہ پر زبردستی ڈالتے ہیں جن کی وفات کے بعد یہ شائع ہوا، غلطی ترتیب والے نے بھی اپنی غفلت کی معافی مانگ لی صحیح ترتیب بھی بعد میں شائع ہوگئی، لیکن خوف خدا سے عاری یہ جہلاء صرف فتنہ چاہتے ہیں۔

امام احمد رضا بریلوی کا نعتیہ دیوان ''حدائق بخشش'' دو حصوں پر مشتمل ہے، یہ ۱۳۲۵ھ/ ۱۹۰۷ء میں مرتب اور شائع ہوا، ماہ صفر ۱۳۴۰ھ/ ۱۹۲۱ء کو امام احمد رضا علیہ الرحمہ کا وصال ہوا، وصال کے دو سال بعد ذوالحجہ ۱۳۴۲ھ/ ۱۹۲۳ء میں مولانا محبوب علی قادری لکھنوی نے آپ کا کلام متفرق مقامات سے حاصل کر کے حدائق بخشش کے نام سے شائع کر دیا، انہوں نے مسودہ نابھہ سٹیم پریس، نابھہ (ریاست پٹیالہ۔ ہندوستان) کے سپرد کر دیا، پریس والوں نے کتابت کروائی اور کتاب چھپ دی۔

کاتب بدمذہب تھا، اُس نے دانستہ یا نادانستہ چند ایسے اشعار ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی مدح میں شامل کر دیئے جو اُم زرع وغیرہ مشرکہ عورتوں کے بارے میں تھے، ان عورتوں کی ذکر حدیث کی کتابوں مسلم شریف، ترمذی شریف اور نسائی شریف وغیرہ میں موجود ہے۔

اس کتاب کی اشاعت کے بتیس برس بعد ۱۳۷۴ھ/ ۱۹۵۵ء میں دیوبندی مکتب فکر کی طرف سے پورے شدومد سے یہ پروپیگنڈا کیا گیا کہ مولانا محبوب علی خاں نے حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا کی بارگاہ میں گستاخی کی ہے، لہذا انہیں بمبئی کی سنی جامع مسجد سے نکال دیا جائے۔

مفتی اعظم ہند مولانا مصطفےٰ رضا خاں تحریر فرماتے ہیں:

''مجھے جہاں تک معلوم ہوا، غالباً کاظم علی دیوبندی نے نے کانپور میں اپنی تقریر میں اسے ذکر کر کے فتنہ اُٹھانا چاہا، پھر جگہ جگہ وہ اور اس سے سُن کر اور وہابی اسے دہراتا رہا''۔ (محمد عزیز الرحمٰن بہاولپوری، فیصلہ مقدسہ شرعیہ قرآنیہ، مطبوعہ مرکزی مجلس رضا لاہور ۱۹۸۴ء، ص ۸۱)

روزنامہ انقلاب بمبئی اس معاملے میں بڑھ چڑھ کر حصہ لے رہا تھا، اور دیوبندی اشتعال اور ہیجان پھیلا رہے تھے۔

اعلان توبہ

بخاری، مسلم، ترمذی، نسائی اور حدیث کی دوسری کتابوں میں ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے ایک حدیث مروی ہے کہ گیارہ مشرکہ عورتوں نے باہمی طور پر طے کیا کہ ہر ایک اپنے شوہر کے اوصاف بیان کرے گی اور کچھ چھپائے گی نہیں، ان میں ایک ام زرع تھی، جس نے اپنے شوہر کی دل کھول کر تعریف کی، پھر ساتھ ہی ابوزرع کی بیٹی کا ذکر کرتے ہوئے کہا:

طوع ابیھا وطوع امھا وملء کسائھا (مسلم شریف، مطبوعہ نور محمد، کراچی، ج ۲، ص ۲۸۸)

وہ اپنے ماں باپ کی فرنبردار ہے اور اس کا جسم اس کی چادر کو بھرے ہوئے ہے۔

اس حدیث کے آخر میں ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت اُم المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو فرمایا: کنت لک کابی زرع لام زرع، یعنی میں تم پر اس طرح مہربان ہوں جیسے ابوزرع ام زرع کے لئے تھا۔

مولانا محبوب علی خاں نے جس بیاض سے حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی شان میں قصیدہ نقل کیا، اسی بیاض سے سات شعر وہ نقل کیے جو ان گیارہ مشرکہ عورتوں کے بارے میں تھے، ان سات شعروں پر بھی لفظ ”علیحدہ“ لکھ دیا، لیکن کاتب نے دانستہ یا نادانستہ انہیں ام المومنین کے مدحیہ قصیدہ میں مخلوط کر دیا اور کتاب اسی طرح چھپ گئی، مولانا محبوب علی خاں کو اطلاع ہوئی تو ان کا خیال تھا کہ دوسرے ایڈیشن میں تصحیح کر دی جائے گی اور قارئین خود محسوس کرلیں گے کہ یہ اشعار غلطی سے اس جگہ درج ہو گئے ہیں، خطیب مشرق علامہ مشتاق احمد نظامی علیہ الرحمہ (مصنف خون کے آنسو) نے بمبئی کے ایک ہفت روزہ اخبار میں مراسلہ شائع کرا دیا اور حضرت مولانا محبوب علی خاں کو اس غلطی کی طرف توجہ دلائی۔

مولانا محبوب علی خاں کے دل میں کوئی ایسی بات نہیں تھی، لہذا انہوں نے ماہنامہ ''سُنی'' لکھنؤ، شمارہ ذوالحجہ ۱۳۷۴ھ/ ۱۹۵۵ء میں ''توبہ نامہ'' شائع کرایا، اس توبہ نامہ کا خلاصہ مفتی اعظم دہلی مولانا مفتی محمد مظہر اللہ دہلوی کے الفاظ میں ملاحظہ ہو:

''وہ ماہنامہ پاسبان (الہ آباد) کے ایڈیٹر کو مخاطب کرتے ہوئے تحریر کرتے ہیں کہ آج ۹/ ذیقعدہ ۱۳۷۴ھ کو بمبئی کے ہفتہ وار اخبار میں آپ کی تحریر حدائق بخشش حصہ سوم کے متعلق دیکھی، جواباً پہلے فقیر حقیر اپنی غلطی اور تساہل کا اعتراف کرتے ہوئے اللہ تبارک وتعالیٰ کے حضور میں اس خطا اور غلطی کی معافی چاہتا ہے اور استغفار کرتا ہے، خدا تعالیٰ معافی بخشے۔ آمین''

اس کے بعد اس غلطی کے واقع ہونے کی وجہ بتلائی، جس کا خلاصہ یہ ہے:

قصیدہ مدحیہ سیدتنا حضرت ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور سات اشعار قصیدہ اُم زرع والے، مصنفہ حضرت علامہ بریلوی رحمۃ اللہ علیہ، پُرانی قلمی بوسیدہ بیاض سے نہایت احتیاط کے ساتھ نقل کیے، لیکن اُمّ زرع والا قصیدہ چونکہ پورا دستیاب نہ ہوا تھا، ان سات شعروں کے کے تین حصہ کر کے ہر حصہ پر لفظ ''علیحدہ'' جلی قلم سے لکھ دیا تھا کہ ہر حصہ کا مضمون علیحدہ تھا، جب حدائق بخشش حصہ سوم کی طباعت کا ارادہ کیا تو بعض مجبوریوں کی بنا پر اپنے مقام (پٹیالہ) پر اس کا بندوبست نہ کر سکا، ناچار نابھہ سٹیم پریس والے سے معاملہ کرنا پڑا (اس مقام پر انہوں نے تفصیل کے ساتھ اپنی مجبوریوں کا بیان کیا ہے)

پریس والے نے یہ شرط کی کہ اس کی کتابت بھی یہیں ہوگی، ناچار یہ شرط بھی منظور کی اور اس کے سپرد کر دیا، اتفاق سے کاتب اور مالک پریس دونوں بدمذہب تھے، ان لوگوں سے قصداً یا سہواً یہ تقدیم وتاخیر اور تبدیل وتغیر ظہور میں آئی، بہت روز کے بعد جب میں اس کتاب کی غلطیوں پر واقف ہوا تو خیال ہوا کہ

کہ طباعت دوم میں اس کی اصلاح ہوجائے گی، لیکن حافظ ولی خاں نے بغیر مجھے اطلاع دیئے پھر چھپوا دیا، غرض اس میں جو تساہل مجھ سے ہوا، اس پر ہی اپنی غفلت اور غلطی پر خدا تعالیٰ کے حضور میں معافی چاہتا ہوں، وہ غفور ورحیم مجھے معاف فرمائے۔ (ماہنامہ سُنی، لکھنؤ، ص ۱۷) (مفتی محمد مظہر اللہ دہلوی، فتاویٰ مظہری، مطبوعہ مدینہ پبلشنگ کمپنی کراچی، ج ۲، ص ۳۹۳)

پھر یہ اعلان بھی شائع کیا:

ضروری اعلان : حدائق بخشش حصہ سوم ص ۳۷ وص ۳۸ میں بے ترتیبی سے اشعار شائع ہوگئے تھے، اس غلطی سے بار بار فقیر اپنی توبہ شائع کرچکا ہے، خدا ورسول جل جلالہٗ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم فقیر کی توبہ قبول فرمائیں، آمین ثم آمین! اور سنی مسلمان بھائی خدا ورسول کے لئے معاف فرمائیں، جل جلالہٗ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم۔

فقیر نے اس ورق کو صحیح ترتیب سے چھپوا دیا ہے، جن صاحبوں کے پاس حدائق بخشش حصہ سوم ہو، وہ مہربانی فرما کر اس میں سے ص ۳۷ وص ۳۸ والا ورق نکال کر فقیر کو بھیج دیں اور صحیح چھپا ہوا ورق فقیر سے منگوا کر اپنی کتاب میں لگالیں اور جو صاحب کتاب واپس کرنا چاہیں، وہ فقیر کے پاس پہنچا کر فقیر سے قیمت واپس لے لیں۔ والسلام علی اہل الاسلام

فقیر ابوالظفر محب الرضا محمد محبوب علی خاں قادری برکاتی رضوی مجددی لکھنوی غفرلہٗ، پتا یہ ہے: جامع مسجد مدن پورہ، بمبئی نمبر ۸ (محمد عزیز الرحمٰن بہاولپوری، فیصلہ مقدسہ شرعیہ قرآنیہ، ص ۳۲، ۳۱)

مولانا محبوب علی خاں نے اس غلطی پر کئی بار زبانی اور تحریری طور پر صریح توبہ کی، چنانچہ ۱۰/جولائی ۱۹۵۵ء کو ان کا توبہ نامہ شائع ہوگیا، پھر رسالہ سُنی لکھنؤ اور روزنامہ انقلاب بمبئی میں بھی چھپا۔ (رضائے مصطفےٰ، بمبئی، شمارہ اگست ۱۹۵۵ء، ص ۱۷)

حدائق بخشش حصہ سوم کے مرتب مولانا محبوب علی خاں کو توہین کا مرتکب اور نا قابل امامت قرار دینے والے صراط مستقیم، حفظ الایمان، الخطوب المذیبہ اور ایسی دوسری کتابوں اور ان کے مصنفین پر بھی وہی فتویٰ لگاتے اور سب سے توبہ کا مطالبہ کرتے، تو ان کا خلوص شک وشبہ سے بالاتر ہوتا، لیکن مولانا محبوب علی خاں چونکہ اپنی جماعت کے فرد نہیں ہیں، اس لئے تمام فتوے ان پر لاگو ہو رہے ہیں، باقی حضرات چونکہ اپنی جماعت کے بزرگ ہیں، اس لئے نہ تو قلم ان کے خلاف حرکت میں آتا ہے اور نہ ہی ان کے لئے کوئی فتویٰ جاری ہوتا ہے، ثابت ہوا کہ مخالفین کا یہ سارا واویلا اخلاص پر مبنی نہیں تھا۔

کیا توبہ کا دروازہ بند ہوگیا ہے؟

مولانا محبوب علی خاں کا اعلان توبہ لائق تعریف تھا، باوجودیکہ حضرت ام المومنین کی شان میں نہ تو گستاخانہ اشعار لکھے اور نہ ان کی طرف منسوب کیے، صرف اتنا ہی ہوا تھا کہ وہ کتاب کی طباعت پر بوجوہ پوری نگرانی نہ کر سکے اور اشعار غلط ترتیب سے چھپ گئے، پھر بھی انہوں نے اعلانیہ توبہ کی اور اسے متعدد رسائل واخبارات میں چھپوایا، ہونا تو یہ چاہئے تھا کہ ان کے اس اقدام کی پیروی کی جاتی اور علماء دیوبند حفظ الایمان، تحذیر الناس اور براھین قاطعہ وغیرہ کتاب کی عبارات سے توبہ کا اعلان کر کے مسلمانوں کو افتراق وانتشار سے بچا لیتے، لیکن افسوس کہ انہوں نے نہ صرف یہ کہ خود توبہ کا اعلان نہیں کیا بلکہ مولانا محبوب علی خاں کی صاف اور صریح توبہ کو بھی قبول نہ کیا اور بڑے بڑے اشتہار شائع کیے کہ "توبہ قبول نہیں" اور یہ اس لئے کیا گیا کہ امت میں انتشار ہو، اگر ان سے کہا جائے کہ آپ یہ کیا کر رہے ہیں؟ تو جواب دیتے ہیں کہ ہم تو اصلاح کرنے والے ہیں۔

ماہنامہ رضائے مصطفےٰ بمبئی نے لکھا:

"(روزنامہ) انقلاب (بمبئی) کو چاہیے تھا کہ وہ مولانا موصوف کو مبارک باد دیتا کہ واقعی مولانا موصوف نے مثال قائم کردی کہ دیوبندیوں کی طرح اپنی لغزش اڑے نہیں رہے بلکہ اظہار ندامت کر کے اپنی ساری غلطیوں کو توبہ کے پانی سے دھوڈالا اور شرعی الزام سے قطعی پاک ہوگئے"۔ (ماہنامہ رضائے مصطفےٰ بمبئی، شمارہ اگست ۱۹۵۵ء، ص ۱۷)

فیصلہ مقدسہ شرعیہ قرآنیہ

اگر کسی نے اس واقعہ کی تفصیل دیکھنی ہو تو رسالہ "**فیصلہ مقدسہ شرعیہ قرآنیہ**" کا مطالعہ کیا جائے، اٹھاون صفحات پر مشتمل یہ رسالہ اسی واقعہ سے متعلق استفتاء اور اس کے جوابات پر مشتمل ہے، ابتداء میں محدث اعظم ہند مولانا سید محمد اشرفی کچھوچھوی کا فتویٰ ہے، اس کے بعد علماء کے تصدیقی دستخط ہیں، اس فتوے میں اس امر کی تحقیق کی گئی ہے کہ مولانا مولانا محبوب علی خاں کی توبہ شرعی طور پر مقبول ہے، لہٰذا تمام مسلمانوں کو چاہیے کہ اسے دل سے قبول کریں۔

ص ۸ سے ۱۱ تک مفتی اعظم دہلی مولانا محمد مظہر اللہ دہلوی کا فتویٰ، ص ۱۲ سے ۱۸ تک مفتی اعظم ہند مولانا مصطفٰے رضا خاں کا فتویٰ ہے، ص ۲۲ سے ۲۶ تک مفتی اعظم دہلی کا دوسرا فتویٰ ہے، ص ۳۰ سے ۳۴ تک ملک العلماء مولانا ظفر الدین بہاری کے دو فتوے ہیں، ص ۳۹ سے ۴۶ تک مولانا عبدالباقی برہان الحق قادری جبلپوری کا فتویٰ ہے، مفتی اعظم ہند بریلوی سے دوبارہ استفتاء کیا گیا، جس کا جواب ص ۴۷ سے ۵۲ تک ہے، فیصلہ مقدسہ میں ایک سو انیس علماء کے فتاویٰ اور تصدیقی دستخط ہیں۔

ص ۵۳ سے ۵۶ تک مسلم شریف کی وہ حدیث عربی مع ترجمہ نقل کی گئی ہے جس میں گیارہ کافرہ مشرکہ عورتوں کا ذکر ہے، ص ۵۶ سے ۵۸ تک اشعار قصیدہ صحیح ترتیب سے نقل کئے گئے ہیں۔

(کتاب " فیصلہ مقدسہ " کے آخری صفحات کا عکس اس مضمون کے آخر میں دے دیا گیا ہے)

یہ ایک کھلی ہوئی حقیقت ہے کہ حدائق بخشش حصہ سوم، امام احمد رضا بریلوی کے وصال کے بعد مرتب اور شائع ہوا، کیونکہ ان کا وصال ۱۳۴۰ھ/۱۹۲۱ء میں ہوا اور حصہ سوم ذوالحجہ ۱۳۴۲ھ/۱۹۲۳ء میں مرتب ہوا۔

پھر کتاب کے ٹائٹل پر بھی واضح طور پر لکھا ہوا ہے:

''الشاہ عبدالمصطفٰے محمد احمد رضا خاں صاحب فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، ورحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ''۔

تعصب اور عناد سے ہٹ کر غور کیا جائے تو کسی طرح بھی ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی شان میں گستاخی اور بے ادبی کا الزام امام احمد رضا بریلوی پر عائد کرنے کا جواز پیدا نہیں ہوتا۔

۷۸۶
۹۲

بحمدہٖ تعالیٰ

حضرت اسد السنۃ عصام الحبیب مولانا حافظ قاری
شاہ ابو الظفر محب الرضا محمد محبوب علی خاں صاحب دامت برکاتہم
کی توبۂ مبارکہ شرعیہ کے متعلق حضرات علمائے کرام اہل سنت
دامت برکاتہم العالیہ کے فتاویٰ مبارکہ کا مجموعہ
مسمّٰی بنام تاریخی

فیصلۂ مقدسۂ شرعیۂ قرآنیہ

۱۳۷۵ھ

مرتبہ مولانا ابو القمر محمد عزیز الرحمٰن صاحب بھاولپوری
قادری رضوی دامت فیوضہم وعمت ارشاداتہم

حسب فرمائش

اراکین بزم قادری رضوی بمبئی

[illegible]

[illegible] مبارک اصغر نے یونیورسل پرنٹنگ پریس ۲۲ [illegible] اسٹریٹ [illegible] بمبئی نمبر ۳
سے چھپوا کر بزم قادری رضوی [illegible] منزل [illegible] بمبئی ۳ سے شائع کیا

خاتمہ رزقنا اللہ حسن الخاتمہ

مسلم شریف جلد دوم صفحہ ۲۸۷ مطبوع مطبع انصاری دہلی ۱۳۰۹ھ میں حدیث
شریف ہے۔ عن عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت جلس احدی
عشرۃ امرأۃ فتعاهدن وتعاقدن ان لا یکتمن من اخبار
ازواجهن شیئا۔ قالت الاولی زوجی لحم جمل غث علی رأس جبل
وعر لا سهل فیرتقی ولا سمین فینتقی قالت الثانیۃ زوجی لا ابث
خبرہ انی اخاف ان لا اذرہ ان اذکرہ اذکر عجرہ وبجرہ۔
قالت الثالثۃ زوجی العشنق ان انطق اطلق وان اسکت اعلق۔
قالت الرابعۃ زوجی کلیل تهامۃ لا حر ولا قر ولا مخافۃ ولا سآمۃ
قالت الخامسۃ زوجی ان دخل فهد وان خرج اسد ولا یسأل
عما عهد۔ قالت السادسۃ زوجی ان اکل لف وان شرب اشتف
وان اضطجع التف ولا یولج الکف لیعلم البث قالت السابعۃ
زوجی غیایاء او عیایاء طباقاء کل داء له داء شجک او فلک او جمع
کلا لک۔ قالت الثامنۃ زوجی الریح ریح زرنب والمس مس
ارنب قالت التاسعۃ زوجی رفیع العماد طویل النجاد عظیم الرماد
قریب البیت من الناد۔ قالت العاشرۃ زوجی مالک وما مالک مالک
خیر من ذلک له ابل کثیرات المبارک قلیلات المسارح اذا سمعن
صوت المزهر ایقن انهن هوالک۔ قالت الحادیۃ عشرۃ زوجی
ابو زرع وما ابو زرع اناس من حلی اذنی وملأ من شحم عضدی

وَبَجَّحَنِي فَبَجِحَتْ إِلَيَّ نَفْسِي وَوَجَدَنِي فِي أَهْلِ غُنَيْمَةٍ بِشِقٍّ فَجَعَلَنِي
فِي أَهْلِ صَهِيلٍ وَأَطِيطٍ وَدَائِسٍ وَمُنَقٍّ فَعِنْدَهُ أَقُولُ فَلَا أُقَبَّحُ وَأَرْقُدُ
فَأَتَصَبَّحُ وَأَشْرَبُ فَأَتَقَنَّحُ أُمُّ أَبِي زَرْعٍ فَمَا أُمُّ أَبِي زَرْعٍ عُكُومُهَا
رَدَاحٌ وَبَيْتُهَا فَسَاحٌ ـ اِبْنُ أَبِي زَرْعٍ فَمَا ابْنُ أَبِي زَرْعٍ مَضْجَعُهُ
كَمَسَلِّ شَطْبَةٍ وَتُشْبِعُهُ ذِرَاعُ الْجَفْرَةِ ـ بِنْتُ أَبِي زَرْعٍ طَوْعُ أَبِيهَا
وَطَوْعُ أُمِّهَا وَمِلْءُ كِسَائِهَا وَغَيْظُ جَارَتِهَا جَارِيَةُ أَبِي زَرْعٍ فَمَا
جَارِيَةُ أَبِي زَرْعٍ لَا تَبُثُّ حَدِيثَنَا تَبْثِيثًا وَلَا تُنَقِّثُ مِيرَتَنَا تَنْقِيثًا
وَلَا تَمْلَأُ بَيْتَنَا تَعْشِيشًا قَالَتْ خَرَجَ أَبُو زَرْعٍ وَالْأَوْطَابُ تُمْخَضُ
فَلَقِيَ امْرَأَةً مَعَهَا وَلَدَانِ لَهَا كَالْفَهْدَيْنِ يَلْعَبَانِ مِنْ تَحْتِ خَصْرِهَا
بِرُمَّانَتَيْنِ فَطَلَّقَنِي وَنَكَحَهَا فَنَكَحْتُ بَعْدَهُ رَجُلًا سَرِيًّا رَكِبَ شَرِيًّا
وَأَخَذَ خَطِّيًّا وَأَرَاحَ عَلَيَّ نَعَمًا ثَرِيًّا وَأَعْطَانِي مِنْ كُلِّ رَائِحَةٍ زَوْجًا
قَالَ كُلِي أُمَّ زَرْعٍ وَمِيرِي أَهْلَكِ فَلَوْ جَمَعْتُ كُلَّ شَيْءٍ أَعْطَانِي مَا
بَلَغَ أَصْغَرَ آنِيَةِ أَبِي زَرْعٍ ـ قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَ
لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَسَلَّمَ كُنْتُ لَكِ كَأَبِي
زَرْعٍ لِأُمِّ زَرْعٍ ـ

یعنی حضرت ام المومنین سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ گیارہ عورتیں بیٹھیں تو انہوں نے باہم عہد و پیمان کیا کہ اپنے اپنے شوہروں کے حالات میں سے کچھ بھی نہ چھپائیں گی پہلی نے کہا میرا شوہر دبلے اونٹ کا گوشت ہے۔ جو سخت چڑھائی والے پہاڑ کی چوٹی پر ہے نہ تو سہل ہے کہ اس تک چڑھ کر پہنچا جائے نہ فربہ ہے کہ اس کا مغز حاصل کیا جائے۔ دوسری نے کہا کہ میرا شوہر ایسا ہے کہ میں اس کی خبر شائع نہیں کرتی ہوں بےشک میں ڈرتی ہوں کہ میں اس کو چھوڑ نہ دوں اگر میں اس کا ذکر کروں تو اس کی پیٹھ کا کوبڑ اور اس کی ناف کی بلندی بیان کروں۔

تیسری نے کہا میرا شوہر بہت لمبا بدخلق ہے اگر میں بولوں تو طلاق دے دی جاؤں۔ اور اگر چپ رہوں تو معلق چھوڑ دی جاؤں۔ چوتھی نے کہا میرا شوہر مدینہ طیبہ کی رات کی طرح ہے کہ نہ اس میں شدید گرمی ہے نہ سخت سردی ہے۔ نہ خوف ہے نہ ملال ہے۔ پانچویں نے کہا میرا شوہر اگر گھر میں آتا ہے اپنے مال و متاع سے بے خبر ہو کر چیتے کی طرح لیٹ کر سوتا ہے۔ اور اگر گھر سے نکلتا ہے شیر کی طرح بہادر اور دشمنوں کا خونریز بن کر نکلتا ہے اور جو مال و متاع میرے سپرد کیا اس کو نہیں پوچھتا۔ چھٹی بولی میرا شوہر اگر کھائے گا تو مختلف قسم کے کھانے سب چٹ کر جائے گا اور اگر پیئے گا سب پی جائے گا۔ اور اگر لیٹے گا تو چادر میں اکیلا لیٹ جائے گا اور ہتھیلی کپڑوں میں نہیں داخل کرتا ہے کہ میری محبت جو اس سے ہے اور اس کی بے التفاتی کے سبب جو غم مجھ کو ہے۔ وہ معلوم کرے۔ ساتویں بولی میرا شوہر شرارتوں میں غرق ہے نامرد ہے اس کے سب کام حماقت کی وجہ سے چوپٹ ہیں۔ ہر ایک بیماری اس کی بیماری ہے۔ تیرا سر پھوڑے یا تیرے جسم کو زخمی کرے۔ یا تیرے لئے سب اکٹھا کرے۔ آٹھویں بولی میرا شوہر اس کی خوشبو زرنب کی خوشبو ہے اس کا چھونا خرگوش کا سا نرم و نازک چھونا ہے۔ نویں بولی میرا شوہر بلند ستون والا ہے لمبے پرتلے والا ہے اس کی راکھ کے ڈھیر بڑے بڑے ہیں۔ قوم کی نشستگاہ کے قریب اس کا گھر ہے۔ دسویں بولی میرا شوہر مالک ہے اور کیسا مالک ہے۔ مال کا مالک ہے اس کے اونٹ ہیں جن کے بیٹھنے کی جگہیں بہت ہیں۔ ان کے چھوٹے پھرنے کی جگہیں کم ہیں۔ جب ہر ہر ایک قسم کے باجے کی آواز سنتی ہیں تو وہ اونٹنیاں یقین کر لیتی ہیں کہ اب وہ ذبح ہونے والی ہیں۔ گیارھویں بولی میرا شوہر ابوزرع ہے اور کیسا ابوزرع ہے اس نے میرے دونوں کانوں کو زیوروں سے بھاری کر دیا۔ اور چربی سے میرے دونوں بازوؤں کو پر کر دیا۔ اس نے مجھ کو مقام شق میں تھوڑی سی بکریوں والوں کے اندر پایا تو اس نے مجھ کو ان میں رکھا جو گھوڑوں اور اونٹوں اور کھیتوں اور چوپایوں کے مالک ہیں تو اس کے پاس میں بات کرتی تو برا نہیں کہی جاتی۔ رات کو سوتی تو صبح تک نیند بھر کر سوتی اور پیتی بھرا اطمینان سے سیراب ہو کر پیتی۔ ابوزرع کی ماں تو کیسی ابوزرع کی ماں ہے۔ [illegible]

برتن بڑے بڑے ہیں اُس کا گھر بہت کشادہ ہے۔ ابوزرع کا بیٹا تو کیسا ابوزرع کا بیٹا ہے اُس
کی خوابگاہ کھجور کی لکڑی کا چکنا تختہ ہے اور بیری کے چار ماہ بچے کی ایک دست اُس کو شکم سیر کر دیتی
ہے۔ ابوزرع کی بیٹی تو کیسی ابوزرع کی بیٹی ہے۔ اپنے باپ کی فرمانبردار ہے۔ اپنی ماں کی اطاعت
گزار ہے اپنی چادر کو اپنے جسم سے بھر دینے والی ہے اور اپنی سوت کی جلن کا باعث ہے۔ ابوزرع
کی کنیز اور کیسی ابوزرع کی کنیز ہے۔ ہماری بات کو پھیلاتی نہیں۔ ہمارے کھانے کو خراب نہیں کرتی
ہمارے گھر کو کوڑے سے بھرا نہیں رہنے دیتی۔ وہ کہتی ابوزرع ایسے وقت نکلا کہ گھی نکالنے کے
لئے دودھ کے مشکیزوں میں بلویا جا رہا تھا تو ایک ایسی عورت سے اُس کی ملاقات ہوئی جس
کے ساتھ اُس کے دو بچے تھے جو اُس کی پشت کے درمیانی حصے کے نیچے دو چیتوں کی طرح دو
اناروں سے کھیل رہے تھے۔ تو اُس نے مجھ کو طلاق دے دی اور اُس سے نکاح کر لیا۔ تو میں
نے اُس کے بعد ایک شریف سردار مرد سے نکاح کر لیا۔ جو عمدہ تیز رفتار گھوڑے پر سوار ہوا
اور نیزہ خطی اُس نے لیا اور میرے پاس بہت سے چارپائے لایا اور ہر قسم کی راحتیں مجھے دوگنی
دوگنی دیں۔ اور کہا کہ اے اُمِ زرع تو خود کھا اور اپنے میکے والوں پر بھی بخشش اور احسان کر
تو اگر میں اُن تمام چیزوں کو جمع کرتی جو اُس نے مجھے دیں تو وہ ابوزرع کے سب سے چھوٹے برتن
بھر بھی نہ ہوتیں۔

حضرت اُم المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وعلی آلہ وسلم نے فرمایا کہ میں تمہارے لئے ایسا ہوں جیسے اُمِ زرع کے لئے ابوزرع۔ یہ
حدیث شریف بخاری شریف میں بھی ہے۔ ترمذی شریف میں بھی ہے۔ نسائی شریف میں بھی ہے
دیگر کتب احادیث میں بھی ہے۔ عبارات مختلفہ کے ساتھ روایت کی گئی ہے۔ یہ حضور اکرم
سید العلمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی آلہ وسلم کا کمال تواضع ہے کہ حسن معاشرت میں اپنی ذات
اقدس کو ابوزرع کی طرح فرما رہے ہیں فَتَقَنَّعَهُ وَلَا تَكُونُ مِنَ الْمُعَانِقِينَ۔ چنانچہ
بعض روایات میں ان الفاظ کا اضافہ ہے۔

إلَّا أنَّهٗ طَلَّقَهَا وَإنِّیْ لَا اُطَلِّقُكِ فَقَالَتْ عَائِشَةُ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا بِاَبِیْ اَنْتَ وَاُمِّیْ لَاَنْتَ خَیْرٌ لِیْ مِنْ اَبِیْ زَرْعٍ لِاُمِّ زَرْعٍ۔

یعنی حضورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے حضرت سیدہ ام المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے فرمایا میں تیرے لئے ایسا ہوں جیسا اُمِّ زرع کے لئے ابو زرع۔ مگر یہ کہ ابوزرع نے اُمِّ زرع کو طلاق دی اور بیشک میں تجھ کو طلاق نہ دوں گا۔ تو حضرت اُمّ المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کی بیشک حضور میرے لئے اُس سے بہتر ہیں۔ جیسا اُمِّ زرع کے لئے ابُوزرع تھا۔

قصیدہ مُبارکہ بترتیبِ صحیح

علیحدہ در ذکرِ عُروسانِ حجاز کہ در حدیث بخاری و ترمذی و مسلم مذکور شد

یاد وہ مجمعِ رنگینِ عروسانِ حجاز
تنگ و چست اُن کا لباس اور وہ جوبن کا اُبھار

یہ بھٹا پڑتا ہے جوبن مرے دل کی صورت
خوف ہے کشتیِ ابرو، نہ بنے طوفانی

مادرِ زرع کی شادابیِ کشتِ اُمید
رنگِ عشرت سے کسی گل پہ نکھرتا جوبن

داغِ حرماں کا کوئی چاند کا ٹکڑا شاکی

اور بیاں کہ چھپائیں گی نہ حالِ شوہر
مَسکی جاتی ہے قبا سر سے کمر تک لیکر

کہ ہوئے جاتے ہیں جامے سے بروں سینہ و بر
کہ چلا آتا ہے حُسن اُبلنے کی صورت بڑھکر

برقِ خرمن وہ طلاق اور نکاحِ دیگر!
خارِ حسرت سے کسی پھول کا پہلو مضطر

مصلحت تھی کہ توجہ نہ ہوئی اُن کی اِدھر

علیحدہ اشعارِ تشبیب

خامہ کس قصد سے اُٹھا تھا کہاں جا پہنچا ۔ راہِ نزدیک سے ہو جانب تشبیب عزم

آج فردوس میں کس کانِ حیا کا ہے گذر
حکم ہے سبزۂ بیگانہ کو باہر باہر

بخیۂ تابِ نگہ و سوزنِ مژگاں سے کرے
آج آنکھوں میں ہے اک بلبلِ بیباک نظر

نہ اُٹھے آنکھ رہے اپنی طرف آج نگاہ
ہے یہ خود بینی خدا بینی کی جانب مُنجر

پُتلی اندھا نہ بنا سب ہیں فلک سے شفاف
سات پردے ہیں نمائش کے زُحل ساں تجھ پر

مُردُمِ دیدہ نظر بند ہیں۔ اب سے کے عصا
پہرہ دیتا رہے ڈُنبالۂ سُرمہ در پر

تھیں جو بے پردہ عنادل میں عروسانِ چمن
شرم سے لیتی ہیں دامانِ صبا اب مونھ پر

چلمنیں چھوڑ دو پلکوں کی چکیں ڈال دو جلد
کہہ دو مُردُم کو کہ دامانِ نگہ لے مونھ پر

نیل ڈھل جائیگا آنکھوں کا فلک یاد رہے
وا اگر یوں ہی رہی آج بھی چشمِ اختر

آنکھیں ہو جائینگی اے ماہِ جہاں دیدہ سپید
چشمِ بد دُور ہوا تو کبھی بہت شوخ نظر

گرچہ دستِ ہوسِ دہر سے دامن ہے بری
نگہِ آوارہ ہر جا ہے عروسِ خاور

رُوحِ معشوقہ بے غش تھی پر اب دخل نہیں
بار ہائے مزے آغوشِ بدن میں لے کر

شوخ دیدہ کو رکھیں اہلِ چمن آنکھوں میں
نرگس از بس ہے پریشاں نظری کی خوگر

خاک اڑاتی پھری آوارہ بہرِ دشت و چمن
اب حضوری کی ہوا سر میں ہے اے بادِ سحر

خدمتِ گشت معاف آج رہے گوشہ نشیں
حکمِ سرکار ہے او بستۂ [illegible] قمر

روشنیں آئنہ چرخ آئنہ پرتو کا نجوم
سرِ اشجار شجر ہیں تہِ اشجار شجر

غمِ صیاد سے فارغ ہیں عنادل کہ یہاں
سب زمیں آئنہ ہے دام چھپے گا کیونکر

عکس باہم سے عجب لطف صفا نے بخشا
سبز ہیں لالہ و گل سبزۂ و اوراق احمر

یہ بنا تختِ زمرد وہ بنا افسرِ لعل
واہ کیا سبزہ و گل نے ہیں دکھائے جوہر

علیحدہ در مدحتِ اُمّ المومنین محبوبۂ سیّد المرسلین حضرت سیّدتنا صدّیقہ بنت الصدّیق رضی اللہ تعالیٰ عنہا

حورِ زوجیت کیلئے شوق سے آنکھیں دھوئیں
وہ کہاں پائیں سرکار کی عفّت حرمت
چمنِ قدس کے بیلے کا جبیں پر چھپکا
باغِ تطہیر کی کلیوں سے بنائیں کنگن
تنِ اقدس میں لباس آیۂ تطہیر کا ہو
یا حُمیرا کا تنِ پاک پہ گلگوں جوڑا
بانو! تیرا سراپردۂ عفّت وہ رفیع
بس کر تجھ حضرتِ شہ دل میں نہیں اور کی جا
سورۂ نور نے کالے کئے مونھ اعدا کے
تیری تدقیق پہ عشق حیدر و نجلِ ہاشم
کوئی خاتون تری طرح کہاں سے لائے
تیرے جلوے سے رہی مسندِ ابا روشن
جبرئیل اور تجھے تسلیم بایں قدرِ جلیل
عاق وہ نا خلفِ کور نمک نا حق کوش
غم رسانی ہے جب اس ماں کی حاذرۂ خلد
تفل بھی خوب ہی نکلے گا تپِ محشر میں

اِسی سرکار کا مملوک ہے حوضِ کوثر
کہدو مجھ سے کہ ترے پھولوں کا گہنا لیکر
مخمسِ اقرب کی چنبیلی سے گلے کا زیور
آیۂ نور کا ماتھے پہ منوّر جھومر!
سورۂ نور کا سر پہ گہر آسا مغفر!
مخملیں کے دُر آویزۂ گوشِ اطہر
جس میں بے اذن نہ ہو روحِ قدس کا بھی گذر
شاہزادوں سے بھی خالی ہے کنارِ اطہر
لَعْنَۃُ اللّٰہِ عَلٰی کُلِّ شَقِیٍّ اَکْفَرْ
تیری تحقیق کے قائل عمر و ابنِ عمر
باپ صدیق سا اور ختمِ رسل سا شوہر
عہدِ صدیق سے تا دورِ جنابِ حیدر
وزراء مجرئی بالوئے سلطاں ہیں مگر
تجھ سے جو دل میں رکھے سوئے عقیدت تل بھر
داغ اُس پہ کہ نہیں جس سے ہے تجھ سے بیر
آج جس دل میں ترا سوئے ادب ہے تل بھر

علیحدہ در مدحتِ اُمّ المومنین محبوبۂ سیّد المرسلین حضرت سیّدتنا صدّیقہ بنت الصدّیق رضی اللہ تعالیٰ عنہا

حورِ زوجیت کیلئے شوق سے آنکھیں دھولیں
ہیں کہاں نازنیں سرکار کی عفت حرمت
چمنِ قدس کے بیلے کا جبیں پر چھپکا
باغِ تطہیر کی کلیوں سے بنا ہیں کنگن
تنِ اقدس میں لباس آیۂ تطہیر کا ہو
یا حُمیرا کا تنِ پاک پہ گلگوں جوڑا
بانو! تیرا سراپردۂ عفت وہ رفیع
بس کہ جز حضرتِ شہ دل میں نہیں اور کی جا
سورۂ نور نے کالے کئے مونہہ اعدا کے
تیری تصدیق پہ عرش حیدر و نجلِ ہاشم
کوئی خاتون تری طرح کہاں سے لائے
تیرے جلوے سے رہی مسندِ آقا روشن
جبرئیل اور تجھے تسلیم بایں قدرِ جلیل
عاق وہ ناخلفِ کورنمک ناحق کوش
عم رسانی ہے جب ان ماؤں کی خانۂ خلد
قتل بھی خوب ہی نکلے گا تب محشر میں

اسی سرکار کا مملوک ہے حوضِ کوثر
کہہ دو مجرے کو ترے نصیں پھولوں کا گہنا لیکر
محسنِ آخرت کی چنبیلی سے گلے کا زیور
آیۂ نور کا ماتھے پہ منور جھومر!!
سورۂ نور کا سر پر گہر آیا معجز!!
تحسینی کے دُر آویزۂ گوشِ اطہر
جس میں بے اذن نہ ہو روحِ قدس کا بھی گزر
شاہزادوں سے بھی خالی ہے کنارِ اطہر
لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلٰى كُلِّ شَقِيٍّ اَكْفَر
تیری تحقیق کے قائل عمر و ابن عمر
باپ صدیق سا اور ختمِ رسل سا شوہر
عہدِ صدیق سے تا دورِ جنابِ حیدر
وزراء مجرئی بالوے سلطاں ہیں مگر
تجھ سے جو دل میں رکھے ہوئے عقیدت تل بھر
وائے اُس پر کہ غمیں جس سے ہے تجھ سی مادر
آج جس دل میں ترا ہوئے ادب سے تل بھر

گو سیہ کار ہے لیکن کلمے سے ہے اُمید
تیرے عیبوں میں گن جائے یہ ننگِ مادر

اس کے بعد کے اشعار دستیاب نہیں ہوئے۔

تمّت

وَبِعَوْنِ اللّٰہِ تَعَالٰی وَبِعَوْنِ حَبِیْبِہٖ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی
عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلَّمْ
وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

گو سیہ کار ہے لیکن کلمے سے ہے اُمید
تیرے بیٹوں میں گنا جائے یہ ننگِ مادر

اس کے بعد کے اشعار دستیاب نہیں ہوئے۔

تمّت

وَبِعَوْنِ اللّٰهِ تَعَالٰی وَبِعَوْنِ حَبِیْبِهٖ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَسَلَّمَ

وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ